

اصطلاح سازی
اور
ترجمہ نگاری

ترتیب
سید فرید احمد نہری

پبلک لائبریری، بیڈ مہاراشٹر

اصطلاح سازی اور ترجمہ نگاری

ترتیب سید فرید احمد نہری

ISTILAAH SAAZI AUK IARJUMA NIG
(Terminology and Translation)



Edited by
SYED FAREED AHMAD NAHRI

Published by

HAMDARD PUBLIC LIBRAR
FALAKNUMA, QILA, BEED -431122(M.S)

ISBN 978-81-928514

300



پوشی کے بعد اس کی شادی پر نکاح کی شہزادی سے ہوئی اور شہزادی سے اس کو پنجہ تیز ملا۔ 1668ء میں شاہ پھارس نے 100 روپے سالانہ خراج پر تہنی کے انتظام کی ذمہ داری سنبھالی۔ اس طرح سے ہونہی ہند کے تین اہم مقامات دہرمت ، دہراس اور تہنی پر قبضہ ہو گیا۔ چونکہ نکاح ہندوستان کا سب سے زرخیز علاقہ تھا۔ اس لئے انگریزوں کی نظر میں اس پر پڑی، اور وہاں بھی تجارتی کوٹھیاں تعمیر کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ ہندوستان میں انگریزوں اور فرانسیسیوں کی خیر و آرزوئی میں انگریزوں کو کامیابی و کامیابی حاصل ہوئی تو ان کے حوصلے اور بڑھے۔ ان کی ذلی خواہش تھی کہ نکاح پر کسی طرح سے ان کا تسلط و اقتدار قائم ہو جائے۔ پانسی کی جنگ 1775ء میں ہوئی تو اب سرالاج الدولہ کی شکست فاش سے انگریزوں کی یہ مراد بھی برآئی۔

اورنگ زیب کی موت کے بعد سلطنت کی شان و شوکت اور صولت و دولت روز افزوں زوال پذیر تھی۔ ملک میں ہر طرف انارک کی طوائیف افسردگی چھائی ہوئی تھی جس کی لاشی اس کی چھتیس "جس کو جہاں موقع ملتا وہ وہاں کا بادشاہ بن جاتا اور اپنے حریفوں کو قتل کر ڈالتا۔ پروفیسر حکم چند نیر نے اس عہد کے ہندوستان کا مختصر مگر جامع نقشہ ان الفاظ میں کھینچا ہے۔

"۔۔۔ اورنگ زیب کی وفات 1707ء اور بہادر شاہ ظفر کی معزولی 1857ء کے درمیان کا زمانہ مذلیلہ سلطنت کا نہایت پر آشوب زمانہ تھا۔ اس اڈیز صدی میں مغل شہنشاہوں کی حالت چند در چند وجود سے حکومت کی بساط پر خطرناک کے بادشاہ سے زیادہ کی نہ تھی جس کی نقل و حرکت وزیر کے تابع ہوتی ہے سلطنت کا شہزادہ کھرا رہتا۔ اس زمانے میں کسی کسی تبدیلیاں نہیں ہوتیں یہ کیا کیا انقلاب نہیں آئے بہادر شاہ اول کی تجنیخ و گفٹن کا ہوتا ایک ماہ تک نہ ہو سکا۔ جہاں کی مہاشیوں نے لال کور نام کی طوائف کو درباری انفرادی مصلحت کیا۔ فرخ سیر کی آنکھوں میں لوگوں نے سلامتیاں پھرنی

فورٹ ولیم کالج

صدیقی نسرین فرحت

انگلینڈ کے چند سو، کروڑوں نے باہمی شرکت سے تیس لاکھ روپے کا سرمایہ جمع کیا اور ہندوستان میں تجارت کرنے کی غرض سے 1599ء میں ایک کمپنی قائم کی جس کے لئے انھوں نے اسی سال ملکہ الیزبتھ سے چارٹر حاصل کیا اور اس بات کی بھی سند حاصل کی کہ چند سو برس تک بخیر ان کی اجازت کا کوئی شخص بلاشرقی میں تجارت نہ کرنے پائے 1615ء میں شاہ برطانیہ تیس اول شیخہ مرزا مس رومشاہ جہاں کے دربار میں آیا اور اپنی عیاری و چرب زبانی سے سورت میں کوشی قائم کرنے کی اجازت حاصل کر لی۔ جس کے لئے انگریز تاجروں نے تین روپے آٹھ آنے فی صد منظور کر لیا۔ اس طرح سے وہ اپنی ہوشیاری اور حکمت عملی سے سورت کو اپنی تجارت کا صدر مقام بنانے میں کامیاب ہوئے۔

فورٹ ولیم کالج کا قیام بمحاکات اور اغراض و مقاصد:

فورٹ ولیم کالج ہزاری ادبی اور تہذیبی تاریخ کا ایک نیا موزا تھا۔ اس موزے سے اردو litter کے ارتقا کی جو راہ نگاری اسکے اثرات ہمارے معاشرتی ماحول پر تیزی سے ہو رہے تھے۔ 1632ء میں ایک اور کارخانہ موسیٰ خیم قائم کیا گیا۔ اور اس کے کچھ ہی دنوں بعد ایک قلم "سینٹ جارج" کے نام سے مدراس میں تعمیر کیا گیا۔ چارلس دوم کی تاج

ضروری تھی تاکہ حاکم اپنے نیکو عملوں کی زبان سکھیں لہذا ایسا کبیری حکم دے دیا گیا۔ کہ انھندہ سے ان کے حکام ستامی اپنے اعمال کے اخلاقی مقصد کے متعلق کا بیان ہے کہ

چونکہ بڑے بڑے تعلقات ملک انگریزی میں داری میں داخل ہو جاتے تھے لہذا انگلستان کو اب یہ محسوس ہونے لگا کہ رعایا کی فلاح و بہبود اور تعلیم و ترقی کی ذمہ داری تھی ہمیں پر عائد ہوتی ہے۔ چنانچہ اب اس کو پیش ہونے لگی کہ جو رکاوٹ خانہ جنگیوں اور ملکی لڑائیاں کی وجہ سے یہ لوگوں کے (کوزا) تعلیم میں پڑ گئی جس کی وجہ سے تعلیم کو بہت سخت صدمہ پہنچ رہا تھا۔

بیسری جنگ 1764ء میں اودھ کے نواب شجاع الدولہ اور ولی کے بادشاہ عالم نے بنگال کے نواب میر تقاسم کو نہ صرف مسکری ملک پہنچائی تھی بلکہ کھل کر اس کے ساتھ بھی رہا تھا۔ اس لئے ٹھکرت کے بعد انگریزوں نے شاہ عالم اور شجاع الدولہ کی کوشاں کی 'ہون کے گنڈر پاتے کہ کھڑا' دونوں نے طومار کرنا اور چارونا پراگر یوزوں کی شرطیں قبول کر لیں اور ان کے تحکیم میں داخل ہو گئے۔ جس سے ہندوستان میں انگریزی سلطنت کی بنیاد اور مستحکم ہو گئی۔ انگریزوں کی حکمت عملی اور ہارسا نہ دینے ہے اب ان کی سلطنت کا حلقہ اثر بنگال سے بڑھ کر دیہات تک پہنچ گیا تھا۔ پھر جنوبی ہند میں پندرہ سلطنت کی ٹھکرت و شہادت اور تیسویں پر آ کر آتہ و بہتیا نہ قبضہ اور دوسری فتوحات نے حالات اور بدل دیے یہاں کے راجاؤں کے باہمی تصادم تو اٹوں اور بادشاہوں کے آپسی تنازعوں اور ملک کی سیاسی تاریخ کے نئے مسائل نے انگریزوں کو یقین دلایا کہ ہندوستان میں سیاسی قوت نہ صرف مرزاؤں ترقی پزیر ہے بلکہ وہ دونوں دور نہیں جسب ہم صرف ہم ہی ہوتے اور یہاں حکومت ہمارے ہی ہاتھ میں ہوگی۔ کسی ایشیائی ملک میں اپنی تجارت کو فروغ دینے کے لئے وہاں کی زبان سے کما حصہ واقفیت ضروری ہوتی ہے۔ پھر کبھی کے سوال ملازمین میں ایک تجارتی ادارے کے اکائیجیت ہی نہیں رہ گئے تھے جیسا

دیکھیں۔ احمد شاہ ابراہیم تورا پور گیلانی تھا۔ نادار شاہ کے قتل عام اور لوٹ مار نے سلطنت کی زندگی پر کافی ضرب لگائی اور شاہان ہند کو اب تخت طاؤس کی بجائے تختے پر چڑھنا پڑا۔ احمد شاہ کو خدا مالک کے اشارے سے پانچواں کر کے قتل کر دیا گیا۔ شاہ عالم کی آنکھیں غلام قادر روہیلہ نے نکال لیں۔ 1747ء سے 1769ء تک کے درباران احمد شاہ ابدالی نے ہندوستان پر نعلیے کیے۔

1785ء تک کبیری کو ملک شیخ کرنے کی کوئی خواہش نہ تھیں کبیری کے اڈاکٹر گورنر جنرلوں کو پارہ رسوخ کرتے کہ وہ ہندوستان کے اندرونی معاملات میں دخل نہ ہوں لیکن ملک کے پگڑے ہوئے حالات اور ان کی حریم لگا ہیں دخل اندازی کے لئے انھیں مجبور کرتی تھیں آخر کار 1786ء کو کورٹ رائے کو کرنے کا اختیار بھی گورنر جنرل کو دے دیا گیا۔ اس قانون سے ایسٹ انڈیا کمپنی صرف ایک تجارتی کمپنی ہی نہیں بلکہ ہندوستان میں ایک ایسی سیاسی قوت بن گئی۔ اب اسے ہندوستان کے سیاسی معاملات میں ایسے وائن کرنے کا قانونی اختیار بھی حاصل ہو گیا۔

رام بابو سکھیہ نے فورٹ ولیم کالج کے قیام کے دو مقاصد بیان کیے۔ انگریزوں نے ہندوستان میں اپنے تجارتی تعلقات کے سلسلے میں بڑے بڑے تعلقات ملک حاصل کیے تھے۔ جس کی عمدہ انتظام کے واسطے ضروری تھا کہ ان کے اعلیٰ عمل اس ملک کی زبان سے جھکا انتظام حاصل نہ خواہ تا جرمانان کے پر وقتاً۔ اچھی طرح واقف ہو جائیں تجارتی تعلقات پورا بنانا کم ہوتے جاتے تھے۔ مگر انتظامی املاات بڑھتے جاتے تھے۔ ترجمہ جس کے ذریعے سے اہل ملک کی زبان اور خیالات کو پورے عمل یا تجارتی سمجھ سکتے تھے۔ اب بے کار ہو گئے تھے۔ کیونکہ یہ خیال پیدا ہو گیا تھا کہ کوئی قوم تا وقت تک متعلق قوم کی زبان اور رسم و رواج اور روایات تاریخی و مذہبی سے کما حصہ بنا واسطہ واقف نہ ہوگی۔ اس پر پورے حکومت نمی کر سکتی اور ان سب باتوں کے لئے

۱۶ برس کی عمر میں ہندوستان بھیج دیے جاتے تھے اور اکثر و بیشتر یہ شوق مند طلباء میں شمار ہوتے تھے۔ جن کی کھپت گھٹتی نہیں ہو سکتی تھی اس لئے لارڈ دلہوزی نے تجویز پیش کی کہ انگلستان سے آنے والے کپتانی کے یہ ملازمین ہندوستان بھیجنے کے بعد کم سے کم تیس برس ایسے اور سے میں تعلیم حاصل کریں جو انھیں ہندوستانی زبانوں سے یہاں کی تاریخ و تہذیب اور یہاں کے قانون سے آخراہ کر سکے ساتھ ہی ساتھ مغربی دستور کے مطابق وہ تعلیم بھی دی جائے جس سے اس لئے بھی محروم ہو جائیں کہ انھیں کم سنی میں انگلستان کو بخیر آباد کیے کر انھیں واپس میں آنا پڑا۔“

دستور کے عموماً بالا تہذیبی کلمات سے ظاہر ہوتا ہے کہ فورٹ ولیم کالج کے قیام سے انگریزوں کا مقصد دینی زبان و ادب کی ترویج و ترقی تھی نہ ہندوستانی رعایا کی فلاح و بہبود بلکہ اسے ہندوستان پر سکھرائی کرنے، اپنی معاشی حالت بہتر بنانے اور اپنی سیاسی گرفت مضبوط سے مضبوط کرنے کی غرض سے قائم کیا گیا تھا۔

9 جنوری 1800ء کو گورنر جنرل نے طلباء کا امتحان لینے کے لئے ایک حکم جاری کیا اور اس غرض سے باقاعدہ کتبھی بنائی گئی جس کے سیکرٹری گل کرسٹ ہی تھوڑے ہوئے امتحان کے بعد کتبھی نے طلباء سے مطابقت ترقی کی بڑی تعریف کی اور سلطان کا اظہار کیا۔ 29 جولائی 1800ء کو کتبھی نے ایک رپورٹ تیار کر کے گورنر جنرل کے پاس بھیج دی۔ جب وہ رپورٹ گورنر جنرل کے سامنے پیش کی گئی تو انھوں نے گل کرسٹ کی تعریف تو صیغہ کرتے ہوئے ان خیال کا اظہار کیا۔

”ہندوستانی کی اہم قواعد اور لغت کی تصنیف سے ہندوستان کی عام مرشد زبان کی تعلیم حاصل کرنے میں طلباء کو توجہ جو آسانی ہم پہنچی ہے اس کے لئے ہمیں کرسٹ صاحب کی قابلیت کی بڑی تعریف کرتے ہیں۔“

9 جولائی 1800ء کو اس نے کالج کے قیام کی تجویز کو نسل کے سامنے پیش

گورنر جنرل لارڈ جولی نے 18 اگست 1886ء کی یادداشت میں کہا تھا کہ کتبھی کے انگریز رسول سروڈن کو محض ایک تجارتی ادارے کا ایجنٹ نہیں سمجھا جاسکتا وہ اب دراصل ایک طاقت ور شہنشاہ کے وزیر اور افسر ہیں۔ چنانچہ بڑی نے مجھ سے کہا کہ اگر یہ لارڈ زینن دیکھی زبانوں سے واقف ہوں تو انھیں یہاں کے انتظام میں مزید سہولتیں ہم بھیج سکتی ہیں۔

شرقی زبانوں کا تعلق تھا کتبھی فارسی کا استعمال کرتی تھی۔ انھیں یا کام چلاؤ فارسی جاننے والوں کو کتبھی کے اعلا افسرانگھوں پر چک۔ دیتے تھے۔ لیکن بنگال پر قبضہ کے بعد انھیں ملکی زبان سے واقف نہ ہونے کی وجہ سے مالی اور فوجی شعبوں میں پریشانیوں اٹھانی پڑتی تھی دیکھی سپاہی اپنے صوبے کی زبان کے علاوہ دوسری زبان نہیں سمجھ پاتے تھے۔ ایسی حالت میں ملک کی موجودہ زبان کی تعلیم کی اہمیت اور زیادہ بڑھ گئی تھی۔ شروع میں کتبھی کے کئے چنے ملازم دیکھی زبانوں کی طرف مائل ہوئے لیکن 15 جنوری 1784ء کو انڈیا ایک سو ساٹھی

اف بنگال کے قیام کے ساتھ یہ رجحان تیزی سے ترقی کرنے لگا۔ خود ان وارن Hentiger نے فارسی کے علاوہ ہندوستانی زبان کی تعلیم بڑی حد تک حاصل کر لی تھی۔ کتبھی کے مشہور ملازمین ولغورڈ سورکرک ہیرک گلہڈون گلشن، ڈاکٹر ہیرس وغیرہ نے ملک کے عوامی زبان سے بقدر استطاعت و ضرورت واقفیت حاصل کر لی تھی۔ لیکن باقاعدہ اور منظم طور پر کتبھی نے ابھی تک دیکھی زبانوں کی تعلیم کی کوشش نہیں کی تھی اس کی ضرورت شدت سے محسوس کی جانے لگی تو اس غرض سے ایک مستقل تعلیمی ادارہ فورٹ ولیم کالج کا قیام عمل میں آیا۔ بزرگ کے نزدیک کتبھی کے ملازمین کے لئے دیکھی زبانوں کی تعلیم زیادہ اہمیت اس لئے بھی تھی وہ ملازمین کم سنی میں ہندوستان آئے تھے جن کو کوئی سیاسی شعور اور تجربہ نہیں ہوتا بقول خواجہ احمد فاروقی ”یہ ملازم عام طور پر ۱۵ اور

اصطلاح سازی اور ترجمہ نگاری

سید اظہار اہثر

اردو برصغیر کی زبانوں، بولیوں، روایوں اور یوں چال اور تعلیم و تحقیق کی ایک مشترکہ تہذیبی وارفت مانی جاتی ہے۔ یہ زبان شروع میں ہندوستانی کٹری بولی، ہندی اردو مطلق اور بعد میں اردو کے نام سے جانی جاتی ہے۔ لیکن سترہویں صدی کے آخر تک جب ملک کی سماجی اور کاروباری زندگی میں دوسروں کا عمل و نقل شروع ہونے لگا تو ایسا لگا کہ غیر ہندوستانیوں اور غیر اہل زبان کو اردو سے واقفیت ہونا زیادہ ضروری ہے۔

فرائسلیشن کا لفظ مغرب کی جدید زبانوں میں لائینی سے آیا ہے اور اس کے لغوی معنی ہیں ”پارے جانا“ یعنی کہ کسی چیز کا باہو جانا ہے۔ اسی طرح ترجمہ کا لفظ عربی زبان سے آیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کے معنی و مطلب کم سے کم چارجہ درج ہے۔ ایک سے دوسرے زبان میں نقل و کما اور کلام بھی اور کسی کے اقوال کا بیان۔ اور یہ سب معانی باہم ایک دوسرے کے لئے ہی تو ہے۔ ادب ہو یا، یا پھر ادب سے باہر کوئی چیز بھی کسی بھی طرح سے تبدیلی کا ذریعہ نہیں بن سکتی ہے۔ جب وہ عوام کے سمجھ میں آئے اور یہ عمل صرف ترجمہ سے ہی ہوتا ہے۔ کیونکہ ترجمہ وہ درجہ ہے جس نے دوسرے قوموں کے حالات سے ہمیں واقفیت ہوتی ہے۔ لیکن جدید عہد میں یہ ایک ضرورت بھی ہے۔ یہاں تک کہ یہ ہماری زندگی کا ایک حصہ بن گیا ہے کیونکہ ہم یہ بات

کردی۔ اور منطقی استدلال سے کونسل کے ارکان کو اپنا ہم خیال وہم نواں بنا کر اس مخصوصہ کوڈائزیشن کی منظوری کے لئے بھیجنے پر آمادہ کر لیا۔

پروفیسر صدیقی نسرین فرحت ولی کی الدین

(M.A Urdu B.Ed., M.A. Sociology, M.Phil. Urdu)

شعبہ اردو، سولہ ویلی اسٹاٹا سہا اور سہا لہ اور

DocK

3. P. 1-

2024
Journal

ISBN . 978-81-938137-1-3

CHRISTIAN EDUCATION



Author

Dr. Balid Ujwala Shimom





Christian Education



Author

Dr. BALID UJWALA SHIMON



Copyright © Shaurya Publication, Latur | Email- hitechresearch11@gmail.com | www.rjournals.co.in

DECLARATION BY THE PUBLISHER

ISBN - 978-81-938137-1-3

Issue 1, Vol. 1

Book Title - Christian Education

Author - Dr. BALIDUJWALA SHIMON

PUBLISHED AT

Shaurya Publication, Latur

PUBLISHER

Shaurya Publication, Latur, www.rjournals.co.in

Email: hitechresearch11@gmail.com

COVER DESIGNING

Mr. Arun B. Godam

PRINTING

R.R. Graphics, MIDC, Latur

Price - 70

Views, idea and materials published in this proceeding are intellectual properties of author (s). Author(s) is/ are solely responsible for their publication and not the Editors, Principal or publisher.

All right are reserved. No part any other Person reproduced, stored, retrieved or transmitted in any form, by any means, without the written permission from the Mr. Arun B. Godam, Shaurya Publication, Latur, Dist. Latur

Mr. Arun B. Godam
Shaurya Publication, Latur

02nd June 2018

Dedicated to my Parents



Dr. Shimon Balid



Rev. Nalini Balid

Contents

Chap. 1— History of Christian Education	1
Chap. 2— Nature of Christian Education	14
Chap. 3— Christian Impact on India	21
Chap. 4— Role of Christian missionaries on Indian Education system	34



CHAPTER-I

HISTORY OF CHRISTIAN EDUCATION

Education comes from the Latin "educare" which means to train or to educate, that also entails two other Latin words e and duco, meaning to lead out something of a person. For the question what is Christian education, we may define it as a discipline with humanitarian aspect which teaches people about God and Christian life and develops those individual features given by God to each of us along with general virtues and knowledge to be transmitted from God to humans.

Education is the key to progress. It disciplines the mind to think and work for the betterment of the human kind. Of course, society can not be changed overnight through education alone. In fact transformation of the society through education is a long process. Education changes the values of life, peoples ideas, thinking and moulds the characters of human beings. According to the 'Bible' which is the chief source of Christian values, man is the crown of creation because he is made in the image of God. No doubt, the missionary education fully depends on the principles of 'Holy Bible' and all the teachings of Jesus Christ. Education also helps the people to live harmoniously and work together for the progress of civilization. This noble mission of education was carried out by foreign missions with the intention of revealing the truth, and shattering the clutches of ignorance and superstitions. The education imparted by foreign missions boosted up the people in forming a habit of studying and picking up latest developments in the horizon of



ABOUT AUTHOR

1. Dr. Bahul Ujwala Shimon
2. Department: College of B.Ed. Ausa, Dist. Latur (M.S.)
India
3. Date of birth :-
4. Educational qualification: M.A., M.Ed., Ph.D.
5. Address for correspondence (with Pin code):- Dapegaon
6. Research experience: 15 research papers in national and
international journals
7. Social work and corporate life: Presently Working as
Principal of
College of B.Ed. Ausa, Dist. Latur (M.S.) India
8. Mobile No 7972818639

WWW.rjournals.co.in

Rs. 70/-

Publisher
Arun B. Godam
Latur, Dist. Latur-413512
(Maharashtra, India)
Mob. 8149668999

ISBN - 978-81-938137-1-3



Publisher
Shruya Publication



ISSN 2320-6263 | UGC Approved Journal No. 64395

RESEARCH ARENA

VOL. 5 | ISSUE 11 | FEB 2018

**CHALLENGES OF QUALITY EDUCATION
IN THE PRESENT SCENARIO**

SPECIAL ISSUE

Chief Editor

Dr. Rajshekhar Hiremath

Editor

Mr. S.A. Lalsangi



RESEARCH ARENA

ISSN 2320-6263

Vol 5, Issue 11, Feb 2018, pp. 71-82

Paper received: 01 Feb 2016.

Paper accepted: 16 Feb 2017.

© VISHWABHARATI Research Centre

CHALLENGES OF QUALITY EDUCATION IN PRESENT SCENARIO

Dr. Balid Ujwala Shimon

ABSTRACT:

The research paper has been attempted to explore the elements of challenges in quality education. The world is entering into an Information Age and developments in communication, information and technology will open up new and cost-effective approaches for providing the reach of higher education to the youth as well as to those who need continuing education for meeting the demands of explosion of information, fast-changing nature of occupations, and lifelong education. Knowledge, which is at the heart of higher education, is a crucial resource in the development of political democracy, the struggle for social justice and progress towards individual enlightenment.

Key Words: Quality, education, communication, information, knowledge

Dr. Balid Ujwala Shimon: College of B.Ed. Ausa, Dist. Latur
(M.S.) India

INTRODUCTION:

There is a story of a mother eagle which gently coaxed offspring towards the edge of the nest. Her heart quivered with conflicting emotions as she felt their resistant to her persistent nudging "why does the thrill soaring have to begin with falling".

As her nest was located high on sheer rock face. Despite fears the eagle knew it was time for them to fly. Her purpose was to complete the task. There remained one final push. Until her children discovered their wings, there was no purpose of their lives. Until they learned how to soar, they would fail to understand the privilege to have been born as an eagle. The best gift she had to offer is - the push. She had to push each gently from that cozy and comfortable nest into an unknown horizon. It was her supreme act of love.

This is quality education by which we try to know the disposition of a child. Education is at the heart of both personal and community development. Its mission is to enable each child to develop all our talents to the full and to realize our creative potential. It includes our responsibility for our own lives and the achievement of our personal aim. Quality education is the basic public service. It is not only enlightens but also empowers citizens it enables them to contribute to the maximum extent possible to the social and economic development of their communities which should cover all the aspect in the present scenario of education

Despite the importance of "quality" as the motivating factor for educational planning, approaches to quality can vary widely. In much of the literature, "quality" is used in a detached way assuming consensus both on what the term means and on the desirability of the various educational aims and approaches promoted under the banner of quality. Whether explicit or implicit, a vision of educational quality is always embedded within countries policies and programs. Harvey (1998) provides

a useful framework for thinking about quality by outlining five goals for education that define the vision of quality within individual systems. Education systems vary in emphasizing a single vision or, more commonly, a mixture of the five goals:

1. **Education quality as exceptionalism**

Excellence is the vision that drives education, quality education is education that is exemplary; schools should maximize the pursuit of the highest potential in individual students.

2. **Education quality as consistency**

Equality is the vision that drives education, quality requires equitable experiences, schools and classrooms should provide students with consistent experiences across the system.

3. **Education quality as fitness-for purpose**

Refinement and perfection in specific subject areas is the vision that shapes the system, quality is seen as preparing students for specific roles, instructional specialization is emphasized.

4. **Education quality as value for money**

Education reflects reasonable correspondence to individual and societal investments; quality is interpreted as the extent to which the system delivers value for money.

5. **Education quality as transformative potential**

Social or personal change is the vision that drives education, quality education is a catalyst for positive changes in individuals and society, education promotes social change. One way of looking at quality, prevalent in both the research literature and reports of program implementation, concerns the relationship between different "inputs" and a measure of student performance, or "output." The outputs are usually students results on achievement tests, assessments, or end-of-cycle examinations. The inputs include a wide variety of factors infrastructure and resources, quality of teaching environment, textbooks, teacher preparation, teacher salaries, supervision, attitudes and incentives, Educational Institutional climate,

curriculum, students' physical well-being, and family socioeconomic context.

Another way of looking at quality involves measuring efficiency of the system. Educational efficiency is measured internally by the rates of completion, dropout, and time of education or the productivity of schoolleavers. Efficiency is also measured externally by looking at the economic measures associated with an individual's or a community's level of education. This topic/literature has a long history, primarily in education economics, and has often used quantity of education as a proxy for quality. Studies of efficiency provide more information for planners, but this approach has relatively low explanatory power about what creates school quality and an accompanying analysis of the dynamics among the school process factors that encourage students to stay in school and gain valuable knowledge and attitudes while there for study. A more recently developed way of looking at quality focuses on the content, context, and relevance of education. This approach to quality focuses on process within the educational institutions and classroom and relationships between educators and the surrounding community. Greater attention is given to the ways in which inputs interact at the institutional level to shape quality of learning, defined as the element of knowledge and character that society values in young peoples. Suggestions for improving quality of higher education:

1. Towards a Learning Society

As we move towards a learning society, every human activity will require contributions from experts, and this will place the entire sector of education in sharp focus. Although the priorities which are being assigned today to the task of Education for All will continue to be preponderant, the country will have to prepare itself to invest more and more on higher education and, simultaneously, measures will have to be taken to refine, diversify and upgrade higher education and research to refine

2. Industry and Academia Connection-

Industry and Academia connect necessary to ensure curriculum and skills in line with requirements. Skill building is really very crucial to ensure employability of academia to understand and make sure good jobs (keeping in view knowledge + skills + global professional skills = good jobs).

3. Incentives to Teachers and Researchers

Industry and students are expecting specialized courses to be offered so that they get the latest and best in education and they are also industry ready and employable. Vocational and Diploma courses need to be made more attractive to facilitate specialized programs being offered to students. Incentives should be provided to teachers and researchers to make these professions more attractive for the younger generation.

4. Innovative Practices

The new technologies offer vast opportunities for progress in all walks of life. It offers opportunities for economic growth, improved health, better service delivery, improved learning and socio-cultural advances. Though efforts are required to improve the country's innovative capacity, yet the efforts should be to build on the existing strengths in light of new understanding of the research-innovation-growth linkage.

5. To mobilize resources

The decline in public funding in the last two plan periods has resulted in serious effects on standards due to increasing costs on non-salary items and emoluments of staff, on the one hand, and declining resources, on the other. Effective measures will have to be adopted to mobilize resources for higher education. There is also a need to relate the fee structure to the student's capacity to pay for the cost. So that, students at lower economic levels can be given highly subsidized and fully subsidized education.

6. Coming of Information Age

The world is entering into an Information Age. developments in communication, information and technology will open up new and cost-effective approaches for providing the reach of higher education to the youth as well as to those who need continuing education for meeting the demands of explosion of information, fast-changing nature of occupations and lifelong education. Knowledge, which is at the heart of higher education, is a crucial resource in the development of political democracy, the struggle for social justice and progress towards individual enlightenment.

7. Student-Centered Education and Dynamic Methods

Methods of higher education also have to be appropriate to the needs of learning to learn, learning to do, learning to be and learning to become. Student-centered education and employment of dynamic methods of education will require from teachers new attitudes and new skills. Methods of teaching through lecture will have to subordinate to the methods that will lay stress on self-study, personal consultation between teachers and pupils, and dynamic sessions of seminars and workshops. Methods of distance education will have to be employed on a vast scale.

8. Public Private Partnership

PPP is most essential to bring in quality in the higher education system. Governments can ensure PPP through an appropriate policy. University Grants Commission and Ministry of Higher Education should play a major role in developing a purposeful interface between the Universities, Industries and National Research Laboratories (NRLs) as a step towards PPP. Funding of NRLs by the government should ensure the involvement of institutions of higher education engaged in research activities to facilitate availability of latest sophisticated equipment. There has been some effort both by the government and by the private education institutions to develop the research facilities at various levels. However, this needs to be strengthened.

appropriate attention to all the aspects related in order to prepare quality and sufficient number of educational staff. Such efforts need a very serious structuring for the research base institutions. We have to be optimistic that private-public partnership and the Industry interface will take place in the field of education at all levels, and particularly in the backward regions, which is the need of the hour. To achieve excellence, we thus need to create a real partnership between government, educators and industry—Partnerships that can provide our high-tech industries with skilled workers who meet the standards of their industry.

9. To Provide Need Based Job-Oriented Courses

All round development of personality is the purpose of education. But the present day education is neither imparting true knowledge of life and nor improving the talent of a student by which one can achieve laurels in the field one is interested. So, combination of arts subjects and computer science and science and humanities or literature should be introduced so that such courses could be useful for the students to do jobs after recruitment in some companies which would reduce unnecessary rush to higher education. This programme must be focused on graduate studies and research and developing strategies and mechanisms for the rapid and efficient transfer of knowledge and for its application to specific national and local conditions and needs. Meritorious doctoral students should be recognized through teaching assistantships with stipends over and above the research fellowships. Finally, based on knowledge only vision of the future life and work can be had; based on this vision only a broad ambition can be fixed for oneself; and based on this ambition only one can lead interesting life doing satisfying job to do remarkable achievements in some field in the world.

10. International Cooperation

Universities in India have been a primary conduit for the advancement and transmission of knowledge through traditional functions such as research, innovation, teaching, human resource development, and continuing education.

International cooperation is gaining importance as yet another function. With the increased development of transport and communication, the global village is witnessing a growing emphasis on international cooperation and action to find satisfactory solutions to problems that have global dimensions and higher education is one of them.

11. Towards a New vision

India realizes, like other nations of the world, that humanity stands today at the head of a new age of a large synthesis of knowledge, and that the East and the West have to collaborate in bringing about concerted action for universal upliftment and lasting peace and unity. In this new age, great cultural achievements of the past have to be recovered and enriched in the context of the contemporary advancement that humanity can successfully meet the evolutionary challenges that humanity and society marked by integrated powers in physical, emotional, dynamic, intellectual, ethical, aesthetic and spiritual potentialities.

12. Cross Culture Programmes

After education, tour to all the places in India and two as far as possible with the cooperation of government is necessary so that one can understand about people, culture, arts, literature, religions, technological developments and progress of human society in the world.

13. Action Plan for Improving Quality

Academic and administrative audit should be conducted once in three years in colleges by external experts for ensuring quality in all aspects of academic activities. The self-finance colleges should come forward for re-orientation and fulfill the requirements of accreditation. Universities and colleges should realize the need for quality education and come forward with action plans for improving quality in higher education.

14. Individuality

The life of one will not be interesting but rather boring, monotonous and frustrating. This is mainly due to parental interference in the education of the children. Parental guidance is necessary but it should not interfere in the creativity or individuality of the students. Also, in spite of the obsolete type of education system, some are achieving wonderful things in Sports, Music, Dance, Painting, Science and Technology in the world. This is only due to the encouragement of the parents and some dedicated teachers in the educational institutions. Higher education is necessary for one to achieve excellence in the line one is best. But one should be selected for higher education on the basis of merit only. Further, fees for education in general should not be high; especially, the fees for higher studies should be within the reach of every class of people in the nation.

15. Privatization of Higher Education

In any nation education is the basic necessity for the socio-economic development of the individuals and the society. In reality only 20% of the population is educated in India. So, improved standard of education as a first priority should be offered to the majority by the govt. Authorities with sincere political will. Also, privatization of higher education is absolutely necessary in a vast country like India as government alone is helpless to do so.

16. Quality development

Quality depends on its all functions and activities: teaching and academic programs, research and scholarship, staffing, students, building, facilities, equipment services to the community and the academic environment. It also requires that higher education should be characterized by its international dimensions: exchange of knowledge, interactive networking, mobility of teachers and students and international research projects, while taking into account the national cultural values and circumstances. The level of education and knowledge being imparted by colleges is not up to the mark. Instead of concentrating

on quantity, these institutions should concentrate on qualitative approach of doctoral research in social sciences needs more analytical and comparative and berelated to policy and economy. A study conducted on Social Research Capacity in South Asia (2002) showed that the Economic and Political Weekly was only about a 25 percent too was dominated by only three universities, namely-Jawahar Nehru University, University of Mumbai & University of

CONCLUSION

It concludes that Indian government is not giving priority to the development of Standard in education. India should aspire for the international standard in education. Many nations universities like in the USA, UK, Australia, etc. allow students higher education for foreign students in their countries and through correspondence courses as well. In the same way Indian Universities may offer world class education can also offer courses of studies to foreign students taking advantage of globalization process. To achieve that goal it should adopt uniform international syllabus in its educational institutions.

Colleges and Private institutes should set up Internal Quality Assurance Cell and must follow a minimum standard to grant degrees. The quality assurance system must be independent of political and institutional interaction and it must have a basis in the legislation. There should be operational, financial and academic autonomy coupled with accountability. There is a need of an independent accreditation agency with a conglomerate of government, industry, academia, society etc. All stakeholders of the education ensure that the stakeholders particularly the students are not taken for a ride. They should be able to know whether a particular institution delivers value or not. Then things can be under control to some extent. It is also important that all institutes of higher learning should ensure public the acceptability of their courses.

Examination reforms, gradually shifting from the terminal, annual and semester examinations to regular and continuous assessment of student's performance in learning should be implemented.

REFERENCES:

- Anderson, R.N. Greene M.L., Loewen, P.S (1988).** Relationship among Teachers, and students thinking skills, sense of efficacy and student achievement. *The Alberta Journal of Educational Research* 34, 148 – 165.
- Bhaskar Rao D (2001).** *Distance Education in Different Countries*, APH Publishing Corporation, New Delhi.
- Ferguson, Niall (2003).** *Empire: How Britain made the Modern World*. Penguin. ISBN 0-14-100754-0, pp. 191.
- Garg, A., Shukla, B. & Kendall, G. (2015).** Barriers to implementation of IT in educational institutions. *The International Journal of Information and Learning Technology*, 32(2), 94 – 108.
- Goel Aruna and Goel S.L (2005).** *Encyclopaedia of Higher Education in the 21st Century, Vol.I and II, Deep and Deep Publications Pvt. Ltd, New Delhi.*
- Harvey, L. (1998).** *Breaking the Mould: From Extrapolation to Lateral Thinking about the Future of Higher Education*, *Tertiary Education and Management* 4(2), 115–122.
- Nayyar, D. (2008).** *Liberalization and Development*. New Delhi, Oxford University Press.
- Scott, P. (1995.)** *The Meanings of Mass Higher Education*. Buckingham: SRHE and Open University Press.
- Setty, E.D. and Ross, E.L,(1987).** "A Case Study in Applied Education in Rural India", *Community Development Journal*, 22(2), Oxford University Press, pp. 120-129.
- Shivkumar V (2001).** "Relevance of Indian Higher Education to Foreign Students and Scholars", in K.B Powar (Eds),

Internationalization of Indian Higher Education, *Journal of Indian Universities*, New Delhi.

Vaidya, Shipra (2005). *Educational Reform, Deep and*
Publications, New Delhi Pvt. Ltd.

Websites

Social Science Research Council: <http://www.ssrc.org/>



Dr. Rajshekhar Hiremath
Principal,
S.V.C.S. BEd College, Solapur



Mr. S.A. Lalsangi
Asst. Professor,
S.V.C.S. BEd College, Solapur



ISSN 2320-6263 | UGC Approved Journal No . 64395